بسم اللہ الرحمن الرحیم

عورتوں کا مسجد میں اعتکاف

قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی
صدر مدرس: مدرسہ اسلامیہ حیدری مسجد کامونکی
خطیب: جامع مسجد عمر چشمہ فیض محمدی کامونکی

مکتبہ فیضان اولیاء
عمر روڈ بالمقابل عمر مسجد چشمہ فیض محمدی کامونکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

- نام کتاب ---------- عورتوں کا مسجد میں اعتکاف
- مؤلف ---------- قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی مدرس
- موبائل ---------- مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کاموںکی
- تصحیح ---------- ۰۳۲۳۳۴۲۸۹۳۲۳،۰۳۴۵۴۵۳۸۹۲۰
- کمپوزر ---------- محمد بلال شطاری شطاری ضیائی کمپوزر کاموںکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال:

کیا مستورات مسجد کے احاطہ میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں؟

جواب:

مستورات کو مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے، کیونکہ قرآن میں مسجد کا لفظ آیا ہے۔

وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ

ان الفاظ پر غور کریں! آپ مسجد میں اعتکاف بیٹھیں اور آپ کی بیوی گھر میں اعتکاف بیٹھی ہو تو کیا گھر جا کر مباشرت کریں گے جس سے منع کیا گیا ہے۔

معتکف آدمی ویسے بغیر ضرورت گھر داخل نہیں ہوسکتا تو کیا مباشرت کے لئے گھر میں داخل ہوسکتا تھا جو بعد میں منع کر دیا گیا، نہیں یہاں مسئلہ مسجد کا ہے۔

میاں بیوی مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوں دونوں قریب ہوں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ عورتیں مسجد میں اعتکاف بیٹھتی تھیں۔

حدیث) حدثنا اسحق بن شاهين ابو البشر الواسطى قال اخبرنا خالد بن عبد الله عن خالد عن عكرمة عن عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا، اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ الخ

(بخاری جلد اول باب ۲۱۲ حدیث ۳۰۱)

نساۂ سے مراد (سودہ یا ام حبیبہ) اس حدیث میں لفظ معہ آیا ہے اس پر

غور کریں کہ جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے تھے وہاں یہ عورت اعتکاف بیٹھی تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں اعتکاف بیٹھے تھے گھر میں نہیں۔

حدیث) حدثنا یزید بن زریع عن خالد عن عکرمة عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَءَ ةٌ مِنْ اَزْوَاجِهٖ فَكَانَتْ تَرٰمِیْ الدَّمَ وَالصُّفْرَةَ الطَّسْتُ تَحْتَهَا وَهِیَ تُصَلِّیْ۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ کے ساتھ آپ کی بیبیوں میں سے ایک نے اعتکاف کیا الخ۔ اس حدیث میں اعتکف مع رسول اللہ ان الفاظ پر غور کریں۔

(بخاری جلد اول حدیث نمبر ۳۰۸)

امام بخاری نے باب باندھا ہے: کہ

اَلْاِعْتِكَافُ فِی الْعَشَاءِ الْاَوَاخِرِ وَالْاِعْتِكَافُ فِی الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا لِقَوْلِهٖ تَعَالٰی وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ الخ آیت

اسی باب میں امام بخاری روایت لائے ہیں کہ

حدثنا عبداللہ بن یوسف حدثنا اللیث عن عقیل عن ابن شھاب عن عروة بن الزبیر عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهٗ مِنْ بَعْدِهٖ . (بخاری جلد اول حدیث ۱۹۰۰)

باب اور حدیث پر غور کریں۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت عائشہ نے آپ سے اجازت مانگی تو آپ نے انہیں اجازت دے دی۔ فَضَرَبَتْ فِيْهِ قُبَّةً.

اُنہوں نے مسجد میں خیمہ لگالیا (بخاری جلد اول)

حدیث ۔عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَلسُّنَّةُ لَا اعْتِكَافَ اِلَّا بِصَوْمٍ وَلَا اعْتِكَافَ اِلَّا فِيْ مَسْجِدٍ جَامِعٍ

سُنّت یہ ہے کہ اعتکاف روزہ کے ساتھ ہی ہوتا ہے اور جامع مسجد میں ہوتا ہے (ابوداؤد جلد اول)

میرے بھائی اِن حدیث پر غور کریں تو یہی بات سمجھ میں آتی ہے کہ اعتکاف مسجد میں ہے گھر میں نہیں، سُنّت طریقہ ہے خواہ مرد ہو یا عورت۔

تو جناب چوہدری نصیر احمد صاحب اگر ذہن میں اب بھی کوئی اشکال ہو تو تحریر کر کے مجھے دیں ۔انشاء اللہ اس کا جواب لکھ دوں گا ہاں اگر کوئی بات ہو تو آج ہی تحریر کر دیں!

فقط والسلام

حافظ نوید اسلم گورای

الجواب هو الموافق للصواب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَ الْفِتْنَةَ اَشَدَّ مِنَ الْقَتْلِ: :وَاَنْزَلَ كُلَّ حُكْمٍ لِكُلِّ بَطَلٍ: :وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ الَّذِیْ خَلَقَ الْعَقْلَ: :وَجَعَلَهٗ مِيْزَانًا لِكُلِّ الشَّكْلِ: :سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الْخَلْقِ حَتَّى الْعَقْلِ: :وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْلَ: :وَعَلٰى اُمَّتِهٖ ذَاتَ فَضْلٍ: :اَلَّذِیْ حَدِيْثُهٗ حُجَّةٌ وَذُوْعَمَلٍ: :وَنَعُوْذُ بِهٖ مِنْ فِتْنَةٍ جُعِلَتْ سَبَبًا لِلْاَكْلِ: :وَفِتْنَةِ النِّسَاءِ الَّتِیْ خَيْرٌ مِّنْهَا الْعَزْلُ: :وَاَنْ يَّكُوْنَ

لِطَالِبِ الشَّرِ مَوْقِعَ الْهَزْلِ::وَاَطْلُبُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِنْهُ الْفَضْلَ::اِرَادَۃً مِنْهُ لِعَمَلِی الْبَدْلِ::وَجَعْلًا لِهٰذَا بِغَیْرِ الْاَمْلِ::بِرَحْمَتِهٖ وَبِکَرَمِهٖ الَّذِیْ قَدْ کَمَلَ::

امابعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

آیت مستدل بہ مکمل اس طرح ہے۔

اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَةَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ اِلٰی نِسَآئِکُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّکُمْ وَاَنْتُمْ

تمہارے لئے رمضان کی راتوں میں عورتوں سے انتفاع حلال کردیا گیا وہ

لِبَاسٌ لَّهُنَّ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّکُمْ کُنْتُمْ تَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَکُمْ فَتَابَ عَلَیْکُمْ وَعَفَا

تمہارا لباس ہیں اور تم اُن کا لباس ہو اللہ جانتا ہے کہ تم اپنے آپ سے خیانت کرتے تھے

عَنْکُمْ فَالْـٰٔنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَکُمْ وَکُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰی

تو اُسنے تمہاری توبہ قبول کی اور تمہیں معاف کردیا۔تو اب تم ان سے مباشرت کرو اور

یَتَبَیَّنَ لَکُمُ الْخَیْطُ الْاَبْیَضُ مِنَ الْخَیْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّیَامَ

چاہو وہ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا اور کھاؤ اور پیو حتّٰی کہ تمہارے لئے سیاہ دھاگے سے

اِلَی الَّیْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ تِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ

سفید دھاگہ ظاہر ہو جائے فجر کو پھر تم روزوں کو رات تک پورا کرو اور اعتکاف مسجدوں

فَلَا تَقْرَبُوْهَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ اٰیٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸۷﴾

میں کرنے کی حالت میں ان سے جماع نہ کرو یہ اللہ کی حدیں ہیں تو انکے قریب مت

جاؤ اللہ اسی طرح لوگوں کے لئے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ تقویٰ اپنائیں (بقرہ ۱۸۷)

قرآن پاک کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ زبان عرب پر دسترس قوی حاصل ہو

گرائمر وضرب الامثال کے علاوہ فصاحت، بلاغت ومعانی لغت سمجھنے میں دقت نہ ہو

اقوال احوال وآثار نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتا ہو اور آرائے صحابہ سے اور ان کے اعمال واقوال واحوال کی خوب خبر ہو نیز عرب کے ہر قبیلہ کی زبان کے فرق میں تمیز ہو۔ اور آیات قرآن کے شانِ نزول سے واقفیت ہونا بھی اشد ضروری ہے کہ اس کے بغیر کئی مسائل حل نہیں ہوتے ادھورے رہ جاتے ہیں۔

اب مسجد میں اعتکافِ مستورات کے عامل وقائل کو لیجئے کہ قرآن میں لفظ مسجد آیا ہے۔ کہہ کر دلیل بنالی ہے۔ کہ عورت مسجد میں اعتکاف بیٹھے گی جبکہ معاملہ اسکے برعکس ہے۔ جواباً:: معلوم ہونا چاہیے کہ عُلماء کا فیصلہ کہ ہر مسجد میں اعتکاف جائز ہے اور جس جگہ گھروں میں نماز پڑھی جائے وہ بھی مسجد ہے لھذا عورت وہاں نماز پڑھے اور وہاں اعتکاف کرے کہ وہ المساجد کے اندر داخل ہے دیکھو (معالم التنزیل صفحہ ۱۵۹)

اَلِاعْتِکَافُ فِی الشَّرْعِ هُوَ الْاِقَامَةُ فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی عِبَادَةِ اللّٰهِ، هُوَ سُنَّةٌ وَّلَا یَجُوْزُ فِیْ غَیْرِ الْمَسْجِدِ وَیَجُوْزُ فِیْ جَمِیْعِ الْمَسَاجِدِ۔

یعنی شریعت میں اعتکاف اللہ تعالی کی عبادت کیلئے مسجد میں ٹھہرنا ہے اور وہ سُنّت ہے اور مسجد کے علاوہ جائز نہیں اور تمام مساجد میں جائز ہے۔

اَمَّا الْمَرْئَةُ یَعْتَکِفُ فِیْ مَسْجِدِ بَیْتِهَا اَیِ الْاَفْضَلُ ذَالِكَ وَلَوِ اعْتَکَفَتْ فِی الْجَامِعِ اَوْ فِیْ مَسْجِدِ حَیِّهَا وَهُوَ اَفْضَلُ مِنَ الْجَامِعِ فِیْ حَقِّهَا جَازَ وَهُوَ مَکْرُوْهٌ ذَکَرَ الْکَرَاهَةَ قَاضِیْخَان لِاَنَّ مَوْضِعَ الْاِعْتِکَافِ فِیْ حَقِّهَا الْمَوْضِعُ الَّذِیْ تَکُوْنُ صَلٰوتُهَا فِیْهِ اَفْضَلُ کَمَا فِیْ حَقِّ الرَّجُلِ وَصَلَاتُهَا فِیْ مَسْجِدِ بَیْتِهَا اَفْضَلُ فَکَانَ مَوْضَعَ الْاِعْتِکَافِ مَسْجِدُ بَیْتِهَا (فتح القدیر وعنایہ نحو الزجاجۃ المصابیح صفحہ ۵۸۶ جلد اول)

عورت اپنے گھر کی مسجد میں اعتکاف کرے افضل یہ ہے اور اگر وہ جامع مسجد میں اعتکاف کرے یا اپنے محلے کی مسجد میں تو محلے کی مسجد اس کے حق میں جامع مسجد سے افضل ہے جائز اور مکروہ ہے کراہت کو قاضی خان نے ذکر کیا کیونکہ اعتکاف کی جگہ اس کیلئے وہ جگہ ہے جس میں اسکی نماز افضل ہے جیسا کہ مردوں کے حق میں ہے اور عورت کی نماز اس کے گھر کی مسجد میں افضل ہے لہٰذا اعتکاف کی جگہ اس کے گھر کی مسجد ہے۔ صاحب عقل کیلئے اشارہ کافی ہوتا ہے اس سے وہ سمجھ لے گا کہ عبادت میں افضل انداز کو اپنانا ہی حصول کمال اور قبولیت کے نزدیک تر ہے لہٰذا افضل یہ ہے کہ کراہت سے بچے نیز نماز فرض اور اعتکاف سُنّت ہے۔ تعجب ہے کہ فرض گھر میں اور سُنّت کے لئے مسجد ہو اسی افضلیت کو اپناتے ہوئے عالم اسلام کی عورتوں کا عمل یہ ہی ہے کہ گھر کی مسجد میں اعتکاف کرتی ہیں۔

اعتراض: آپ مسجد میں......بیوی گھر میں ہو تو کیا گھر جا کر مباشرت کریں گے جس سے منع کیا گیا ہے؟

جواب: ۱۔ مباشرت کیلئے بیوی کا معتکف ہونا کوئی ضروری نہیں یہ بھی ممکن ہے کھانا لے کر آئے اور شہوت پرست وہیں پکڑ لے۔

۲۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ گھر میں ہو اور صاحب گھر جائیں اور کام کر آئیں۔

۳۔ وہ گھر میں معتکف ہو اور یہ صاحب معتکف ہو تو بھی، نہ ہو تو بھی کام کر آئیں۔

کیا یہ صورتیں جائز ہیں اور آپ کی مذکورہ صورت سے منع کیا گیا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں

علامہ بغوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَالْاٰيَةُ نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوْا يَعْتَكِفُوْنَ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا عَرَضَتْ لِلرَّجُلِ مِنْهُمُ الْحَاجَةُ اِلٰى اَهْلِهٖ خَرَجَ اِلَيْهَا فَجَامَعَهَا ثُمَّ اغْتَسَلَ فَرَجَعَ الْمَسْجِدَ فَنُهُوْا عَنْ ذٰلِكَ لَيْلًا وَّ نَهَارًا حَتّٰى يَفْرَغُوْا مِنَ اعْتِكَافِهِمْ فَالْجِمَاعُ حَرَامٌ فِيْ حَالِ الْاِعْتِكَافِ وَ يَفْسُدُ بِهِ الْاِعْتِكَافُ (معالم التنزیل صفحہ ۱۵۹)

اور یہ آیت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کی ایک جماعت کے بارے نازل ہوئی وہ اعتکاف کیا کرتے تھے مسجد میں تو جب کسی مرد کو اپنی بیوی کی حاجت محسوس ہوتی تو وہ اسکے پاس جاتے اور جماع کرتے پھر غسل کر کے مسجد کی طرف لوٹ آتے تو اس سے رات دن میں انہیں روک دیا گیا، حتیٰ کہ وہ اپنے اعتکاف سے فارغ ہو جائیں۔ البتہ جماع اعتکاف کی حالت میں حرام ہے اور اعتکاف اس سے فاسد ہو جاتا ہے۔

اس حوالہ سے دوسرا اعتراض بھی جاتا رہا کہ ویسے بغیر ضرورت گھر داخل نہیں ہوسکتا تو کیا مباشرت کیلئے گھر میں داخل ہوسکتا تھا......الخ

اور تیسری بات کا رد بھی ہوا کہ مسجد میں اعتکاف بیٹھے ہوں دونوں قریب ہوں کیونکہ یہ قریب اعتکاف کے ساتھ نہ خاص ہے نہ اس کا جزء ہے کہ بے اس کے ہو نہ سکے

اعتراض: حدیث میں لفظ مع آیا ہے...... جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھے تھے وہاں یہ عورت اعتکاف بیٹھی تھی۔ الخ

جواب: اس لفظ سے مراد معیت زمانیہ ہے معیت مکانیہ نہیں۔ اگر نہیں تو پھر بخاری

شریف کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیمہ الگ ہوتا اور ازواج کا الگ الگ، لہٰذا معیت مکان ثابت نہ ہو سکی۔

۱۔ بَابُ اعْتِكَافِ النِّسَاءِ حدثنا ابو نعمان ثنا حماد بن زيد ثنا يحيى عن عمرة عَنْ عَائِشَةَ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ) قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَكُنْتُ اَضْرِبُ لَهُ خِبَاءً فَيُصَلِّي الصُّبْحَ ثُمَّ يَدْخُلُهُ فَاسْتَأْذَنَتْ حَفْصَةُ عَائِشَةَ اَنْ تَضْرِبَ خِبَاءً فَاَذِنَتْ لَهَا فَضَرَبَتْ خِبَاءً فَلَمَّا رَأَتْهُ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ ضَرَبَتْ خِبَاءً اٰخَرَ فَلَمَّا اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَى الْاَخْبِيَةَ فَقَالَ مَا هٰذَا فَاُخْبِرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلْبِرَّ تُرَوْنَ بِهِنَّ فَتَرَكَ الْاِعْتِكَافَ ذٰلِكَ الشَّهْرَ ثُمَّ اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ (بخاری صفحہ ۲۷۲ جلد ۱ طبع کراچی)

نیز امام بخاری نے اس ہی مفہوم کی احادیث الفاظ مترادفہ کی تبدیلی کے ساتھ مختلف اسناد سے (۲) باب من اراد ان يعتكف ثم بداله ان يخرج الخ، میں دوسری سند کے ساتھ الفاظ کی تبدیلی سے حدیث نقل فرمائی جس سے غور طلب یہ دو جملے ہیں۔

آلْبِرَّ اَرَدْنَ بِهٰذَا، مَا اَنَا بِمُعْتَكِفٍ الخ (صفحہ ۲۷۳، ۲۷۴ جلد ۱)

(۳) باب الاخبية في المسجد (۴) بـاب الاعتـكـاف ى شـوال میں دوسری سند سے مختلف الفاظ سے

فَقَالَ مَا حَمَلَهُنَّ عَلٰى هٰذَا؟ اَلْبِرَّ، اِنْزَعُوْهَا فَلَا اَرَاهَا فَنُزِعَتْ فَلَمْ يَعْتَكِفْ (صفحہ ۲۷۳ تا ۲۷۴ جلد ۱)

مذکورہ بالا عبارت میں بخاری شریف سے چار احادیث نقل کی گئی ہیں مطلوبہ

الفاظ مختلفہ کو ذکر کر کے اور یہاں اسناد بھی مختلف ہیں۔

اور اسی حدیث کو ابن ماجہ صفحہ ۱۲۷، نسائی جلد ا صفحہ ۱۱۶، مسلم ج ا صفحہ ۳۷۱ طبع کراچی میں دیکھیں!

ان احادیث کی اسناد مختلف کے اعتبار سے سات احادیث ہوئیں۔

ان کا مفہوم یہ ہے:

ام المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف فرماتے تھے میں ان کے لئے خیمہ لگایا کرتی تھی تو آپ صبح کی نماز پڑھ کر اس میں داخل ہو جاتے پھر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے خیمہ لگا۔نے کی اجازت لی انہوں نے اجازت دے دی تو آپ نے خیمہ لگالیا، جب زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا تو ایک اور خیمہ لگالیا، جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور خیموں کو ملاحظہ فرمایا تو فرمایا یہ کیا ہے؟ آپ کو خبر دی گئی۔

تو آپ نے فرمایا: ان کو کس چیز نے اس پر اُبھارا اور کیا انہوں نے اس سے نیکی کا ارادہ کیا ہے میں معتکف نہیں ہوں ان خیموں کو اکھاڑ دو کہ میں انہیں نہ دیکھوں وہ اکھاڑ دیے گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ماہ اعتکاف نہ کیا پھر شوال کے ابتدائی عشرہ میں اعتکاف فرمایا۔

مُسلم شریف کے حاشیہ میں امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ رقم کرتے ہیں اسی حدیث کی شرح کرتے ہوئے:

اِعْتِكَافُ الْمَرْءَةِ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهَا وَهُوَ الْمَوْضِعُ الْمُهَيَّأُمِنْ بَيْتِهَا

لِصَلَاتِهَا وَلَا يَجُوْزُ لِلرَّجُلِ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهٖ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ (رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی)......قول قديم للشافعي ......وَجَوَّزَهُ بَعْضُ اَصْحَابِ مَالِكٍ وَ بَعْضُ اَصْحَابِ شَافِعِيِّ لِلْمَرْءَةِ وَلِلرَّجُلِ فِيْ مَسْجِدِ بَيْتِهِمَا (مسلم شریف صفحہ ۳۷۱ جلد ا طبع کراچی)

عورت کا اعتکاف اس کے گھر کی مسجد میں ہے اور وہ مسجد وہ جگہ ہے جسے اس نے اپنے گھر سے اپنی نماز کیلئے تیار کیا ہو اور مرد کیلئے اس کے گھر کی مسجد میں امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک اعتکاف نہیں ہے......امام شافعی کا بھی ایک قول قدیم یہ ہی ہے...... اور بعض مالکی اور شافعی علماء حضرات نے مرد اور عورت دونوں کیلئے ان کے گھر میں اعتکاف کو جائز قرار دیا ہے۔

نوٹ: صاحب کہتے تھے عورت گھر میں اعتکاف نہیں کر سکتی مگر یہاں علماء گھر میں اعتکاف کرنے کا مرد کیلئے بھی جواز کا قول کر چکے ہیں۔

اسی حدیث کے تحت نسائی شریف کی جزء اول میں مسلم میں نووی کا حاشیہ قابل غور ہے،

هٰذَا الْكَلَامُ اِنْكَارٌ لِفِعْلِهِنَّ ....اِنَّهُ خَافَ اَنْ يَكُنَّ غَيْرَ مُخْلِصَاتٍ فِي الْاِعْتِكَافِ بَلْ اَرَدْنَ الْقُرْبَ مِنْهُ ....فَكَرِهَ مُلَازَمَتَهُنَّ الْمَسْجِدَ مَعَ اَنَّهُ يَجْمَعُ النَّاسَ وَيَحْضُرُهُ الْاَعْرَابُ وَالْمُنَافِقُوْنَ وَهُنَّ مُحْتَاجَاتٌ اِلَى الْخُرُوْجِ وَالدُّخُوْلِ لِمَا يَعْرِضُ لَهُنَّ فَيَبْتَذِلْنَ بِذٰلِكَ (نسائی صفحہ ۱۱۶ جلد ۱)

اَوْلِاَنَّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُنَّ عِنْدَهُ فِي الْمَسْجِدِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَصَارَ كَاَنَّهُ فِيْ مَنْزِلِهٖ بِحُضُوْرِهٖ مَعَ اَزْوَاجِهٖ وَذَهَبَ الْمُهِمُّ مِنَ

مَقْصُوْدِ الْاِعْتِکَافِ وَهُوَ التَّخَلِّیْ عَنِ الْاَزْوَاجِ وَمُتَعَلِّقَاتِ الدُّنْیَا وَشِبْهُ ذَالِکَ اَوْلِاَنَّهُنَّ ضَیَّقْنَ الْمَسْجِدَ بِاَبْنِیَتِهِنَّ وَفِیْ هٰذَا الْحَدِیْثِ دَلِیْلُ صِحَّةِ اعْتِکَافِ النِّسَاءِ لِاَنَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ اُذُنٌ لَهُنَّ اِنَّمَا مَنَعَهُنَّ بَعْدَ ذَالِکَ لِعَارِضٍ (مسلم ج اول حاشیہ امام نووی صفحہ ۳۷۱ تا ۳۷۲)

یہ کلام (خیمہ اکھاڑنا اور اعتکاف نہ کرنا) ان کے فعل کے لئے انکار ہے......

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خوف ہوا کہ وہ کہیں اعتکاف میں بے خلوص ہو جائیں کیونکہ وہ حضور کے قرب کا ارادہ رکھتی تھیں ...... تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا مسجد سے چمٹ جانا پسند نہ آیا کہ لوگ آپ کے پاس جمع ہوتے تھے اور دیہاتی اور منافق حاضر ہوتے اور ازواج مطہرات آنے جانے کی حاجت مند ہوتیں کیونکہ نسوانی عوارض کے سبب ان کو ایسا کرنا پڑتا۔

یا اسلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ آپ نے ان کو اپنے پاس مسجد میں دیکھا تو یہ ایسے ہی ہوا جیسے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر میں ازواج کے ساتھ ہوں اس سے اعتکاف کا جو اہم مقصود ہے وہ فوت ہو جاتا کیونکہ وہ عورتیں اور دنیا کے متعلقات وغیرہ سے تخلیہ ہے یا اس لئے کہ انہوں نے مسجد کو اپنے خیموں سے تنگ کر دیا تھا اور اس حدیث میں عورتوں کے اعتکاف کی دلیل ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ان کو اجازت دی اور بے شک و شبہ عارضہ کی وجہ سے بعد میں منع کر دیا۔

اس خط کشیدہ آخری لائن کو بار بار مطالعہ کریں سمجھ لیں کہ منع کرنا قوی ہے کیونکہ اسے صاحب حاشیہ نے انما کلمہ حصر سے ذکر کیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ مابعد کلام میں حقیقت ہی ہے خلاف حقیقت کچھ نہیں منع پر کلمہ حصر ہو تو معلوم ہوتا ہے کہ کام کا

کرنا قطعی ممنوع ہے مگر انہوں نے پہلے کہا کہ اعتکاف النساء کی دلیل ہے تو سوال یہ ہے کہ جب منع ہے تو صحت اعتکاف نساء کیسے ہوا؟

لھذا واضح بات ہے کہ منع مسجد سے ہے اور فعل اعتکاف گھر کی مسجد میں ہے۔

مؤطا امام مالک رحمہ اللہ تعالی کے حاشیہ میں ہے:

فَكَرِهَ اِعْتِكَافَهَا عَلٰى هٰذَا الْوَجْهِ وَمَنَعَ جَمِيْعَهُنَّ لِاَنَّهُ لَمْ يَتَعَيَّنْ لَهُ مِنْهُنَّ بِاَنَّ مَحَلَّ اِعْتِكَافِ الْمَرْءَةِ مَوْضِعُ صَلٰوتِهَا فَقَالَ فَاِذَا كَرِهَ لَهُنَّ الْاِعْتِكَافُ فِي الْمَسْجِدِ مَعَ اَنَّهُنَّ كُنَّ يَخْرُجْنَ اِلَى الْجَمَاعَةِ فِيْ ذَالِكَ الْوَقْتِ فَلَاَنْ يُمْنَعْنَ فِيْ زَمَانِنَا اَوْلٰى (مؤطا امام مالک صفحہ ۲۶۶ طبع کراچی)

توان کے اعتکاف کو اس انداز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکروہ جانا اور ان سب کو منع کردیا کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ان کی طرف سے کوئی تعیّن نہ تھا مکروہ اس لئے قرار دیا کہ عورت کے اعتکاف کی جگہ اس کی نماز کی جگہ ہے تو جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کیلئے اعتکاف کو مکروہ قرار دیا حالانکہ وہ جماعت کیلئے اس وقت میں آیا کرتی تھیں تو ہمارے زمانے میں ان کا روکا جانا زیادہ بہتر ہے۔

احادیث میں عورتوں کا مسجد میں جانا ثابت ہے اور اعتکاف کرنا بھی ثابت اعتکاف سے صراحۃً منع کردیا اور نماز کیلئے فرمایا کہ ان کے گھر میں ان کی نماز زیادہ بہتر ہے

۵۔حدیث: ایک صحابی حدیث سُناتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جب عورتوں میں سے کوئی تم میں سے کسی سے مسجد کے لئے اجازت مانگے تو اس کو منع نہ کرے!

توبلال رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں۔

وَاللّٰهِ لَنَمْنَعُهُنَّ (صفحہ ۱۸۳ مسلم جلد ۱)(ابوداود جلد ۱ صفحہ ۹۱)

اللہ کی قسم ہم انہیں ضرور ضرور روکیں گے۔

۶۔حدیث: فَقَالَ ابْنٌ لَّهُ يُقَالُ لَهُ وَاقِدٌ اِذًا يَتَّخِذْنَ دَغَلًا (مسلم ج۱ صفحہ ۱۸۳

اس صحابی نے وہی حدیث سنائی کہ عورتوں کو اجازت دو۔ تو اس صحابی کے بیٹے نے جسے واقد کہتے تھے کہا تب تو وہ خیانت وعیب کی راہ اختیار کرلیں گی۔

۷۔حدیث: اِنَّهُ قَالَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تُطَيِّبْ تِلْكَ اللَّيْلَةَ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی عورت عشاء کی نماز میں حاضر ہو تو اس رات خوشبو نہ لگائے!

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ آنے کی پابندی نہ تھی۔ خوشی آئیں تو اجازت کی پابند تھیں۔

۸۔حدیث: اَيُّمَا امْرَءَةٍ اَصَابَتْ بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ

جس عورت کے منہ سے بُو آتی ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی نماز میں حاضر نہ ہو

حوالہ مذکورہ بالا چھ احادیث ہیں۔

ان احادیث سے عورتوں کا مسجد جانا جائز ثابت ہوا مگر صحابہ کرام کی منع اور کراہیت بھی اب یہ نہیں ہوسکتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کا حکم دیں اور صحابی کو پھر حضور کی طرف سے منع کا علم نہ ہو اور وہ حکم مصطفیٰ کے خلاف حکم کرے قطعاً محال ہے۔ ناممکن ہے۔ اگر نہیں...... تو دیکھئے!

۹۔حدیث: حدثنا عبداللہ ابن مسلمة بن قعنب قال نا سليمان يعني ابن بلال عن يحيى وهو ابن سعيد عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأىٰ مَا اَحْدَثَ النِّسَاءُ لَمَنَعَهُنَّ الْمَسْجِدَ كَمَا مُنِعَتْ نِسَاءُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ قَالَ: فَقُلْتُ لِعَمْرَةَ اَنِسَاءُ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ مُنِعْنَ الْمَسْجِدَ قَالَتْ: نَعَمْ.

(۴ سندوں سے مسلم جلد ا صفحہ ۱۸۳؛ ابوداؤد صفحہ ۹۱ جلد ا؛ بخاری باب خروج النساء الی المسجد الخ صفحہ ۱۲۰ جلد ا)

عبدالرحمٰن کی بیٹی عمرہ سے یحییٰ روایت کرتے ہیں کہ عمرہ نے سیدہ عائشہ صدیقہ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ عنھا سے سنا آپ فرما رہی تھیں اگر یقیناً حضور عورت کے حوادث کو دیکھتے تو انہیں مسجد سے روک دیتے جیسا کہ بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئیں، یحیی نے کہا: میں عمرہ سے پوچھا کیا بنی اسرائیل کی عورتیں مسجد سے روک دی گئی تھیں؟ تو عمرہ نے کہا: ہاں۔

۱۰۔حدیث: رُوِىَ عَنِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بِسَنَدِهٖ فِى التَّمْهِيْدِ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّهَا النَّاسُ! اِنْهَوْا نِسَائَكُمْ عَنْ لُبْسِ الزِّيْنَةِ وَالتَّبَخْتُرِ فِى الْمَسَاجِدِ فَاِنَّ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ لَمْ يُلْعَنُوْا حَتّٰى لَبِسَ نِسَائُهُمُ الزِّيْنَةَ وَتَبَخْتَرُوْا فِى الْمَسَاجِدِ (زجاجۃ المصابیح صفحہ ۵۸۶ جلد ا)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! اپنی عورتوں کو مسجدوں میں سنگار سے اور متکبرانہ چلنے سے روکو!

کیونکہ بنی اسرائیل پر اسی وقت لعنت کی گئی جب ان کی عورتوں نے مسجد میں زینت اور انہوں نے متکبرانہ چال کو اختیار کیا۔

غور طلب بات یہ ہے کہ ہر عورت بناؤ سنگھار کو پسند کرتی ہے اور آجکل اکثر

عورتیں سرِ بازار بے پردہ پوری زیب وزینت سے پھرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ جو کہ فتنہ کا سبب ہے اور جب عورتوں کو مسجد میں اعتکاف کی اجازت دے دی جائے تو اسی وجہ سے کئی فتنے اُبھر یں گے نیز زمانہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں اعتکاف کا ثبوت برائے نساء ہے تو صرف نساء نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کسی اور کے اعتکاف کا ذکر محدثین نے نہیں کیا اور ازواجِ مطہرات حضور سے قُرب کے لئے اعتکاف کرتی تھیں جیسا کہ مسلم پر حاشیہ نووی سے نقل کیا جا چکا۔ اور جتنی احادیث معترض نے نقل کیں ان میں ازواج رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا ذکر ہے کسی اور کا نہیں۔ لہٰذا شارحین نے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قُرب کا قول کیا ہے وہ درست ہے کیونکہ کوئی بھی عورت خاوند سے دُوری تھوڑے وقت کے لئے بھی برداشت نہیں کرتی۔

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ایک باب بخاری میں ذکر کیا ہے جس میں عورتوں کے مسجد سے جلد پلٹنے اور ان کے مسجد میں کم قیام کا ذکر کرتے ہیں۔

۱۱۔ حدیث: بَابُ سُرْعَةِ انْصِرَافِ النِّسَاءِ مِنَ الصُّبْحِ وَقِلَّةِ مَقَامِهِنَّ فِي الْمَسْجِدِ .... كَانَ يُصَلِّي الصُّبْحَ بِغَلَسٍ فَيَنْصَرِفْنَ نِسَاءُ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ اَوْلَا يَعْرِفُ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا۔ (بخاری جلد ۱ صفحہ ۱۲۰)

باب عورتوں کا نمازِ صبح سے جلد واپس ہونا اور مسجد میں ان کے قیام کا کم ہونا...... حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ صبح اندھیرے میں پڑھاتے تھے تو مومنین کی عورتیں پلٹ جاتیں کہ اندھیرے کی وجہ سے انہیں پہچانا نہ جاتا تھا یا وہ ایک دوسرے کو پہچانتی نہ تھیں۔

ایسی احادیث کی کثیر تعداد موجود ہے جس سے عورتوں کا مسجد میں کم ٹھہرنا ثابت ہے اعتکاف کی صورت میں تو دس دن ٹھہرنا ہوگا جو کہ کسی بھی صورتِ کراہت سے

خالی نہیں۔

۱۲۔حدیث: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ صَلٰوۃُ الْمَرْءَ ۃِ فِیْ بَیْتِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوَاتِھَا فِیْ حُجْرَتِھَا وَصَلٰوتُھَا فِیْ مَخْدَعِھَا اَفْضَلُ مِنْ صَلٰوتِھَا فِیْ بَیْتِھَا (زجاجۃ المصابیح جلد ۱ صفحہ ۵۸۶؛ ابوداؤد جلد ۱ صفحہ ۹۱)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کی نماز اس کے گھر میں اس کے حُجرہ میں پڑھی ہوئی نمازوں سے افضل ہے۔

ایک ہے گھر کا احاطہ دوسرا اس کے کمرے تیسرے ان کمروں میں کوئی چھوٹی جگہ جو بنائی جائے اسے مخدع کہتے ہیں۔

توجب نماز گھر کے مخدع میں افضل ترین ہے تو اعتکاف گھر کے کمرے اور پھر احاطے کو بھی چھوڑ کر مسجد میں کیسے زیادہ ثواب والا ہو سکتا ہے؟

اس حدیث سے عورتوں کی نماز گھر میں زیادہ افضل بتائی گئی اور خیموں والی حدیث سے اعتکاف مسجد میں نہ کرنے کا ثبوت ہے اب کوئی اس کے خلاف کر کے فتنہ کرتا ہے تو واضح ہے اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ فتنہ قتل سے اشد اور اکبر ہے، لہٰذا ایسا شخص قاتل سے زیادہ بدتر ہے۔

علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اِنَّ ھٰذَا التَّاکِیْدَ تَقْدِیْرُہٗ: فَالْاٰنَ بَاشِرُوْھُنَّ وَابْتَغُوْا ھٰذِہِ الْمُبَاشَرَۃَ الَّتِیْ کَتَبَھَا اللّٰہُ لَکُمْ بَعْدَ اَنْ کَانَتْ مُحَرَّمَۃً عَلَیْکُمْ (التفسیر الکبیر جلد ۵ صفحہ ۱۱۹)

اس تاکید کی تقدیر عبارت یوں ہے کہ اب ان سے مباشرت کرو اور اس مباشرت کی طلب رکھو جسے اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا اس کے بعد کہ وہ تم پر حرام تھی۔

ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں: (دیکھو! قرطبی جلد ۲ صفحہ ۲۱۰)

لَفظُ اُحِلَّ یَقتَضِی اَنَّهٗ کَانَ مُحَرَّمًا قَبلَ ذٰلِكَ ثُمَّ نُسِخَ

لفظ احل تقاضا کرتا ہے کہ مباشرت پہلے حرام ہو پھر حرمت منسوخ کر دی گئی

یہی مفہوم صفحہ ۲۱۲ پر مذکور عبارت سے بھی واضح ہے۔

صورتِ حال یہ ہے کہ اولا فرضیت صیام کے ساتھ افطار سے لے کر نماز عشاء کی ادائیگی تک کھانے پینے اور جماع کی اجازت تھی متعدد واقعات کے رونما ہونے پر رات کو کھانے پینے کی اور جماع کی اجازت ہوگئی۔ اب بہ صورت اعتکاف صحابہ کرام میں سے جسے بیوی سے صحبت کی ضرورت محسوس ہوتی وہ گھر جاتے اور جماع سے فارغ ہوکر بعد از غسل اپنے معتکف میں واپس تشریف لے آتے پھر لَاتُبَاشِرُوْهُنَّ وَ اَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ کے ساتھ اس سے بھی روک دیا گیا تفاسیر واحادیث سے یہ بات ہی ثابت ہے۔

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ الخ (احزاب/۳۳)

اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو!

اس آیت کی تفسیر میں علامہ قرطبی رحمہ اللہ تعالی لکھتے ہیں:

مَعْنٰی هٰذِهِ الْاٰيَةِ الْاَمْرُ بِلُزُوْمِ الْبَيْتِ وَاِنْ كَانَ الْخِطَابُ لِنِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ دَخَلَ غَيْرُهِمْ فِيْهِ بِالْمَعْنٰى (صفحہ ۱۱۷ جلد ۱۳، ۱۴)

اس آیت کا معنی گھر میں لزوم کا حکم کرنا ہے اگر چہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو ہے مگر ان کی غیر عورتیں اس میں یقیناً معنوی طور پر داخل ہیں۔

یہ وہ عورتیں ہیں جو تمام اُمّت کی مائیں ہیں بحکم الٰہی جب ماں کو گھر کے لزوم کا حکم ہے تو ان کی بیٹیوں کو کس طرح کھلی چھٹی ہو سکتی ہے۔ نیز دیکھئے۔

۱۴۔حدیث: اِنَّ عَمَّارًا قَالَ لِعَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا :اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَمَرَكِ اَنْ تَقَرِّیْ فِیْ مَنْزِلِكِ فَقَالَتْ :یَااَبَاالْیَقْظَان ! مَازِلْتَ قَوَّالًا بِالْحَقِّ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ جَعَلَنِیْ كَذٰلِكَ عَلٰی لِسَانِكِ.

(صفحہ ۱۱۶ جلد ۱۳، ۱۴، الجامع لاحکام القرآن، علامہ قرطبی)

حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا سے کہا کہ بے شک اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ اپنے گھر میں ٹھہری رہیں، تو سیّدہ نے فرمایا: اے بیدار خیالی والے! تو ہمیشہ حق ہی کہنے والا ہے، تو آپ کہتے ہیں: تمام تعریف اس اللہ کیلئے ہے جس نے آپ کی زبان سے میرے لئے یہ الفاظ جاری فرمائے۔

۱۵۔حدیث: ذکر الثعلبی وغیرہ :اَنَّ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا، كَانَتْ اِذَا قَرَأَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةَ تَبْكِیْ حَتّٰی تَبُلَّ خِمَارُهَا ،وَذَكَرَاَنَّ سَوْدَةَ قِیْلَ لَهَا لِمَ لَا تَحُجِّیْنَ وَلَاتَعْتَمِرِیْنَ كَمَایَفْعَلُ اَخَوَاتُكِ؟فَقَالَتْ قَدْحَجَجْتُ وَاعْتَمَرْتُ وَاَمَرَنِی اللّٰهُ اَنْ اَقِرَّفِیْ بَیْتِیْ.قَالَ الرَّاوِیْ فَوَاللّٰهِ! مَاخَرَجَتْ مِنْ بَابِ حُجْرَتِهَا حَتّٰی اُخْرِجَتْ جَنَازَتُهَا رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَیْهَا.

(الجامع لاحکام القرآن جلد ۱۳، ۱۴ صفحہ ۱۱۶)

ثعلبی وغیرہ نے ذکر کیا ہے، کہ

سیّدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب یہ آیت پڑھا کرتی تھیں تو رویا کرتی تھیں حتّٰی کہ آپ کا دوپٹہ تر ہو جاتا۔

اور یہ بات مذکور ہے کہ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا گیا: کہ آپ حج اور عمرہ کیوں نہیں کرتیں جیسا کہ آپ کی بہنیں کرتی ہیں؟

تو انہوں نے کہا: میں نے حج بھی کیا اور عمرہ بھی کیا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں اپنے گھر میں ٹھہری رہوں، راوی کہتے ہیں: اللہ کی قسم آپ اپنے گھر کے حجرہ کے دروازہ سے نہیں نکلیں حتّٰی کہ آپ کا جنازہ نکالا گیا، اللہ تعالیٰ اُن سے راضی ہو!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یومِ اُحد جو خُطبہ ارشاد فرمایا: اس کا اقتباس ملاحظہ ہو!

۱۵۔حدیث: وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ اِلَّا صَبِيًّا اَوِ امْرَءَةً اَوْ مَرِيْضًا اَوْ عَبْدًا مَمْلُوْكًا وَمَنِ اسْتَغْنٰى عَنْهَا اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ.

(سبل الھدٰی ج ۴ص ۲۸۲، الامتاع ج ۲، ص ۱۱۴ بحوالہ ضیاء النبی ج ۳ ص ۴۷۶)

اور جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس پر جُمعہ فرض ہے۔ سوائے بچے یا عورت یا مریض یا مملوک غلام کے اور جو کوئی جمعہ سے بے پروائی کرے گا اس سے اللہ پاک بے پروا اور بے نیاز ہے۔

۱۶۔حدیث: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ لَا مَا فِي الْبُيُوْتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالذُّرِّيَّةِ اَقَمْتُ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ وَاَمَرْتُ فُتْيَانِيْ يُحْرِقُوْنَ مَا فِي الْبُيُوْتِ بِالنَّارِ، رواہ احمد (مشکوٰۃ ص ۹۲ کراچی)

اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے، وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی: کہ حضور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے فرمایا جو کچھ گھر میں عورتیں اور بچے ہیں اگر یہ نہ ہوں تو

میں اقامت کہوں نماز عشاء کی اور اپنے نوجوانوں کو حکم دوں کہ وہ گھروں میں جو کچھ ہے اسے آگ سے جلا دیں، اسے احمد نے روایت کیا۔

۱۷۔حدیث: لَاتَمْنَعُوْا نِسَائَکُمُ الْمَسَاجِدَوَبُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ (ابوداؤد ص ۹۱ ج ۱)

اپنی عورتوں کو مسجدوں سے نہ روکو! اوران کے گھران کے لئے بہتر ہیں۔

۱۸۔حدیث: لَاتَمْنَعُوْا حُظُوْظَ نِسَائِکُمْ مِنَ الْمَسَاجِدِوَبُیُوْتُهُنَّ خَیْرٌ لَّهُنَّ.

عورتوں کے مسجدوں سے حصّے سے نہ روکو! اوران کے گھران کے لئے بہتر ہیں (ابوداؤد بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

اس تمام گفتگو سے احادیث وآیات وتفاسیر ائمہ سے جو بات واضح ہوئی وہ یہ ہے کہ عورتوں کیلئے گھر میں رہنا بہتر ہے۔ انہیں مسجدوں کا رُخ نہیں کرنا چاہئے۔ البتہ جو حضور علیہ السّلام نے ان کو روکنے سے منع فرمایا اس سے معلوم ہوتا کہ آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کسی بھی شخص کا حاضر ہونا خیر سے خالی نہ تھا۔ عورتوں کے آنے سے ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت وزیارت سے صحابیات کی کثرت دوسرے سے سن کر احادیث و مسائل کا یاد کرنا۔ حضور کی صحبت کا میسر آنا بہت ہی بڑی بات ہے۔ آج وہ صورت نہیں یہ ہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خیر کا ساتھ ذکر کردیا کہ انہیں گھر میں رہنا بہتر ہے۔

بحمد اللہ تعالیٰ! اپنی ہمت وطاقت کے مطابق جو توفیق ایزدی جو بات واضح ہوئی تحریر کردی ہے۔ کسی کی تحقیر وتذلیل مقصود ومراد نہیں۔ فضیلت وخیر کے طالب کے لئے یہ ہی راہِ عمل ہے اس کے خلاف چلنے والے کی راہ موصل الی الشر ہے۔

حدیث نمبر ۱۶ سے بھی یہ ہی بات واضح ہورہی ہے کہ عورتیں مسجد نہ جائیں تو

ان پر کوئی عذاب وعتاب باس وجہ نہیں ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورتیں اور بچے نہ ہوں تو گھروں میں موجود رہنے والوں کو نماز میں حاضر نہ ہونے کے سبب جلا دینے کا حکم دوں۔

اگر مسجد میں آنا لازم ہوتا تو پھر یہ ارشادِ پاک نہ ہوتا۔اور اگر بہتر ہوتا تو پھر زبانِ حق ترجمان سے بیوتھن خیر لھن کے الفاظ جاری نہ ہوتے۔یا افضلیت نماز کا ذکر فی مخدعھا کے ساتھ مخصوص نہ ہوتا۔

نیز خطبہ احد میں جُمعہ کی نماز سے چار اصناف کو الگ کر کے بھی عورت کے قرار فی البیت ہی کی طرف واضح اشارہ ہے۔ان سب حقائق کی موجودگی میں امید ہے۔جناب ماسٹر نصیر احمد صاحب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال احوال وآثار سے حق سمجھنے میں مشکل محسوس نہ فرمائیں گے۔

نیز جب مختلف احادیث ملیں تو پھر یہ اصول ہے کہ یا تو منع والی احادیث کا تقدم زمانی ثابت ہو یا اس کے برعکس اگر اثبات مسئلہ والی احادیث مقدّم ہوں تو پھر منع والی مؤخر ہوں گی اس سے یہ بات واضح ہوگی کہ ثبوت مسئلہ بحوالہ حدیث منع منسوخ ہے اور اگر تأخر احادیثِ ثبوت کیلئے ہو تو پھر منع کے لئے نسخ ثابت اور اگر دونوں صورتوں کا وجود ناپید ہو تو پھر اثبات مقدّم ہے کہ واضح بات کسی کام کے وجود ہے تو اس سے روکا گیا

ان حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے کہ افضلیت وخیر اور فتنہ سے امن عورتوں کے گھر رہنے میں ہی ہے بصورت دیگر فتنہ پروری واضح ہے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک ہدایت کی راہ چلنے چلانے کی توفیق نصیب فرمائے: آمین

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

۱۹۔حدیث: اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اهْتَدَیْتُمْ. (مشکاۃ ص ۵۵۴)

میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی اقتداء کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

لٰھذا جس نے کہا کہ ہم عورتوں کو ضرور روکیں گے اس کی اقتداء بھی دین ہی میں سے ہے اور اِس دَور میں میں سمجھتا ہوں کہ ان صحابہ کرام کی ہی اقتداء کو لازم جاننا چاہیئے کیونکہ دَور اِس وقت پُرفتن ہے۔

۲۰۔حدیث: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَکَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ وَلِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی، رَوَاهُ رَزِیْنٌ (مشکوۃ شریف صفحه ۵۵۴)

سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں:

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سُنا:

میں نے اپنے ربّ سے اپنے صحابہ کے اختلاف کے بارے اپنے بعد پوچھا تو اس نے میری طرف وحی کی کہ اے محمد بلاشک تیرے صحابہ میرے نزدیک آسمان میں ستاروں کی مانند ہیں، بعض قوّت والے ہوتے ہیں بعض سے اور ہر ایک کے لئے نور ہے، تو جو کوئی ان کے اختلاف کے ہوتے ہوئے جس حالت دینی پر وہ ہیں اس سے کچھ لے لے گا تو وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بارے فرمانِ رسول ہے:

۲۱۔حدیث: خُذُوْا مِنْ هٰذِهِ الْحُمَيْرَةِ ثُلُثَیْ دِيْنِكُمْ اَوْ نِصْفَ دِيْنِكُمْ

اس حمیرہ سے اپنے دین کا دوتہائی لوایک روایت میں نصف کا لفظ ہے۔

لھٰذا آپ کا فرمان مقبول ہی ہوگا اور اس پر عمل کیا جائے اور پھر روایۃ بھی صحیح ہے کہ صحاح ستہ نے نقل کیا ہے۔

طالبِ حق کے لئے یہ ہی کافی ہے۔ یہ مناسب نہیں کہ مطلب کی حدیث لے کر پرچار کیا جائے اور اس کے مخالف مفاہیم والی احادیث کو ترک کر دیا جائے لھٰذا مسجد جامع میں اعتکاف مردوں کا خاصہ ہے اور عورتیں گھر کی مسجد میں اعتکاف کریں گی یہ ہی بہتر وافضل واحسن واحوط واکمل واصوب واستر ہے ان کے حق میں اور اَزْیَدُ فِی الْاَجْرِ اور اَقْــرَبُ اِلَــی اللّٰــهِ ہے یہ کوئی دین نہیں کہ اللہ رسول کی مراد سمجھے بغیر اپنی پسند کے معانی لئے جائیں اور گمراہی کا سبب بن کر جہنم خریدنے کی کوشش کی جائے۔ اور عورت کو دُور کرنا گوارا نہ ہو تو اعتکاف کرنے سے بہتر ہے کہ بیوی کے پاس رہیں تاکہ عوام کے لئے تماشہ نہ بنے!

لھٰذا عورتوں کی مسجد میں اعتکاف بیٹھنے سے نفی کے متعلق احادیث ذکر کر دی گئی ہیں بحمد اللہ تعالیٰ امید ہے طالبِ خیر مستفید ہو اور طالب شر بعید ہو! واللّٰـه الموفق الی الخیر وھو اعلم بالصواب تحقیق انیق محمد یاسین قادری

عبدالنبی قاری محمد یاسین قادری شطاری ضیائی

مدرس مدرسہ اکبریہ فیض العلوم کوٹلی میانی نارووال روڈ مرید کے سے ۴۳ کلومیٹر

۲۲/۲/۱۹۹۷ء ۲۲/۹/۱۴۱۸ھ

حال؛ صدر مدرس: مدرسہ اسلامیہ جامع مسجد حیدری کاموں کی

خطیب: جامع مسجد عمر چشمۂ فیضِ محمدی عمر روڈ کاموں کی